

# آئینی وضع

## (CONSTITUTIONAL DESIGN)



4921CH03

### عمومی جائزہ

پچھلے باب میں ہم نے دیکھا تھا کہ کسی جمہوریت میں حکمران ہر کام اپنی مرضی سے کرنے میں آزادیں ہوتے۔ جمہوریت کے اندر چند ایسے بنیادی اصول ہوتے ہیں جن پر شہریوں اور حکومت دونوں کو عمل کرنا پڑتا ہے۔ ایسے تمام اصول ملک کر آئین کھلاتے ہیں۔ ملک کے اعلیٰ قانون کی حیثیت سے، آئین شہریوں کے حقوق اور حکومت کے اختیارات طے کرتا ہے اور یہ کہ حکومت کو اپنا نظام حکومت کس طرح چلانا چاہئے۔

اس باب میں ہم جمہوریت کی آئینی وضع کے بارے میں چند بنیادی سوال پوچھ رہے ہیں۔ ہم کو آئین کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟ آئین کس طرح تیار کئے جاتے ہیں؟ ان کو کون اور کس طرح بناتا ہے؟ وہ کون سی اقدار ہیں جو جمہوری ریاستوں میں آئین کی شکل اختیار کر لیتی ہیں؟ آئین ایک بار تسلیم ہونے کے بعد کیا ہم بدلتے حالات کے مطابق بعد میں اس کے اندر تبدیلیاں کر سکتے ہیں؟

کسی جمہوری ریاست کے لیے آئین بنانے کی حالیہ مثال جنوبی افریقہ کی ہے۔ اس باب کو ہم یہ دیکھ کر شروع کرتے ہیں کہ وہاں کیا ہوا اور جنوبی افریقہ کے باشندوں نے اپنا آئین بنانے کا کام کس طرح کیا۔ اس کے بعد ہم اس بات پر بحث کریں گے کہ ہندوستانی آئین کس طرح بنایا گیا تھا، اُس کی بنیادی اقدار کیا ہیں، اور یہ شہریوں کی زندگی اور حکومت کے کردار کو آگے بڑھانے کے لیے ایک اچھا لائچہ عمل کس طرح مہیا کرتا ہے۔

### 3.1 جنوبی افریقہ میں جمہوری آئین

#### (DEMOCRATIC CONSTITUTION IN SOUTH AFRICA)

خصوصیت تھی۔ گورے یوروپین باشندوں نے اس نظام کو جنوبی افریقہ پر لا دا تھا۔ ستر ہویں اور اٹھارہویں صدی کے دوران یوروپی تجارتی کمپنیوں نے اس پر اپنے ہتھیاروں اور طاقت کے بل بوتے پر اُسی طرح قبضہ کیا تھا جس طرح ہندوستان پر۔ لیکن ہندوستان سے بالکل الگ ہٹ کر گوروں کی ایک بڑی تعداد جنوبی افریقہ میں جا بیٹی اور مقامی حکمران بن گئی۔ نسلی امتیاز نے لوگوں کو بانٹ دیا اور ان کی جلد کے رنگ کی بنیاد پر ٹھپھے لگا دیا۔ جنوبی افریقہ کے مقامی لوگ کالے ہوتے ہیں۔ یہ ملک کی آبادی کے تقریباً تین چوتھائی تھے جن کو ”کالے“ کہا جاتا تھا۔ ان دو گروپوں کے علاوہ یہاں ملی جملی نسلوں کے لوگ بھی رہتے تھے، جن کو ”رنگدار“ کہا جاتا تھا۔ اور وہ لوگ بھی رہتے تھے جو ہندوستان سے ہجرت



”میں نے گوروں کے خلاف جنگ کی اور میں نے کالوں کے تسلط کے خلاف جنگ کی۔ میں نے جمہوری اور آزاد سماج کے ایک ایسا نصب العین کو پروان چڑھایا ہے جس میں مساوی موقع کے ساتھ تمام لوگ مل جل کر رہیں۔ یہی وہ نصب العین ہے جس کے لیے مجھے کو زندہ رہنے کی اور اُسے حاصل کرنے کی اُمید ہے، لیکن اگر ضرورت پڑے، تو یہ ایک ایسا نصب العین ہے جس کے لیے میں اپنی جان دینے کو بھی تیار ہوں۔“

یہ نیشن منڈیلا ہیں جن پر جنوبی افریقہ کی گوری حکومت نے غداری کے لیے مقدمہ چلا�ا تھا۔ ان کو نسلی امتیاز، 1953 کے کشیدہ اپنے سات دوسرے لیڈروں کے ساتھ 1964 میں ملک تعلقات کا عالمی سائز بورڈ



نیشن منڈیلا

**خطرہ!**

مقامی ہندوستانی اور مخلوط نسل باشندے۔  
اگر آپ رات کو ان حدود میں داخل ہوتے ہیں تب آپ کو گمشدہ درج کیا جائے گا۔  
صلح محافظہ نکھلتے ہی گولی مار دیں گے۔  
خونخوار کتے لاق کو ہڑپ کر جاتے ہیں

**آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے**

South Africa History Online

کی نسل پرست حکومت کے خلاف مخالفت کی جرأت کرنے کے جرم میں عمر قید کی سزا سنائی تھی۔ انہوں نے جنوبی افریقہ کی سب سے زیادہ دل دہلانے والی جیل رابن آنہلینڈ (Robben Island) میں 28 سال گزار دیے۔

#### نسلی امتیاز کے خلاف جدوجہد

(Struggle against apartheid)

نسلی امتیاز (اپارٹھیڈ) نسلی تفریق کے نظام کا ایک نام تھا جو جنوبی افریقہ کے گوروں کی حکومت کی ایک منفرد

2 انگریزی، افریقی، اور زوالو (Beach) زبانوں میں دربن بیچ (Beach)

پر نصب ایک سائز بورڈ:

”دربن بیچ قانون کے سیکشن 37

کے تحت دربن شہر کا نہانے کا یہ علاقہ گوری نسل کے ممبران کے تھا استعمال کے لیے محفوظ ہے۔“

آئینی وضع

## سر گرمی



- نیلسن منڈیلا کی زندگی اور جدوجہد پر ایک پوستر بنائیے۔
- اگر دستیاب ہو سکے تو اپنی کلاس میں ان کی لکھی خودنوشت سوانح ”اے لانگ واک ٹو فریم“ (A Long Walk To Freedom) کے پند حصے پڑھئے۔

### نئے آئین کی جانب سفر

(Towards a new constitution)

جوں جوں نسل پرستی کے خلاف احتجاجات اور جدوجہد بڑھی، حکومت کو اس بات کا احساس ہو گیا کہ اب کالوں کو علیحدگی کے ذریعہ اپنی حکومت کے تحت مزید دبا کر رکھا نہیں جا سکتا۔ گوروں کی حکومت نے اپنی پالیسیاں بدلتے دیں۔ تفریق پیدا کرنے والے قوانین، سیاسی پارٹیوں پر ممانعت اور میڈیا پر قائم پابندیاں اٹھائی گئیں۔ 28 سال بعد ایک آزاد آدمی کی حیثیت سے نیلسن منڈیلا جیل سے باہر آئے۔ آخر کار، 26 اپریل 1994 کی نصف شب، دنیا میں نوزائدہ جمہوریت کی نشان دہی کرتے ہوئے، جمہوریہ جنوبی افریقہ کا قومی جمنڈا ہمراہیا گیا۔ نسلی امتیاز برتنے والی حکومت کا اختتام ہوا، جس نے بعد میں ایک کیش نسلی حکومت کی تشکیل کے لیے راہ ہموار کی۔

یہ تمام حالات کس طرح پیدا ہوئے؟ آئیے ہم منڈیلا کے خیالات سنتے ہیں جو اس غیر معمولی تغیری کے دور میں، اس نئے جنوبی افریقہ کے پہلے صدر تھے۔

”تاریخی دشمن نسلی امتیاز سے جمہوریت کی جانب ایک پر امن عبور کے لیے گفت و شنید کرنے میں کامیاب ہوئی، صرف اس وجہ سے کہ ہم دوسری جانب خیر کے لیے موروثی اہلیت کو تسليم کرنے کے لیے تیار تھے۔ میری خواہش ہے کہ جنوبی افریقہ کے باشندے، خیر میں اپنے پختہ یقین سے کبھی

کر کے بیان آباد ہوئے تھے۔ گورے حکمراء تمام غیر گوروں کو گھٹیا سمجھتے تھے۔ ان غیر سفید فام کو ووٹ دینے کا حق حاصل نہیں تھا۔

نسلی امتیاز کا یہ نظام خاص طور سے کالوں کے لیے کافی ظالمانہ تھا۔ ان کے لیے گوروں کے علاقوں میں رہنا منوع تھا۔ اجازت نامہ ہونے کی صورت میں ہی وہ گوروں کے علاقوں میں کام کر سکتے تھے۔ گوروں اور کالوں کے لیے گاڑیاں ٹرینیں، بسیں، ٹیکسیاں، ہوٹل، ہسپتال، اسکول اور کارچ، لائبریریاں، سینما ہال، تھیٹر، سمندر کے کنارے ریتیلے ساحل، تیرنے کے تالاب اور عوامی بیت الخلا الگ الگ تھے۔ اس کو علیحدگی (Segregation) کہا جاتا تھا۔ کالے لوگ اُن چرچوں میں بھی نہیں کھس سکتے تھے جہاں گورے عبادت کرتے تھے۔ کالے عوام نہ تو اپنی انجمنیں بناسکتے تھے اور نہ ہی ایسے ظالمانہ بر塔و کے خلاف احتجاج کر سکتے تھے۔

1950ء سے ہی، کالوں، رنگ داروں اور ہندوستانیوں نے نسل پرستی کے اس نظام کے خلاف جنگ شروع کر دی تھی۔ انہوں نے احتجاجی مارچ اور ہڑتالیں کیں، افریقنز نیشنل کانگریس (ANC) ایک ایسی محافظہ تنظیم تھی جس نے علیحدگی کی پالیسیوں کے خلاف جدوجہد کی رہنمائی کی۔ اس میں متعدد مزدور یونینیں اور کمیونسٹ پارٹیاں شامل تھیں۔ متعدد حساس گورے ایسے بھی تھے جو نسلی امتیاز کی مخالفت کے لیے ANC میں شامل ہو گئے اور جنہوں نے اس جدوجہد میں اہم کردار نبھایا۔ متعدد ممالک نے نسلی امتیاز کو غیر منصفانہ اور نسل پرست بتا کر مذمت کی۔ لیکن نسل پرست حکومت نے گرفتاریاں، ایزا رسانی اور ہزاروں کالے اور رنگدار لوگوں کو مار کر اپنی حکومت جاری رکھی۔



اگر گوروں کے مظالم اور استھان کے لیے کامی اکثریت بدله لینے پر آمادہ ہو جاتی تو جنوبی افریقہ میں کیا ہوتا؟

آزادی کی جدوجہد کی رہنمائی کی، ایک مشترک آئین کا خاکہ تیار کرنے کے لیے ایک ساتھ مل کر پہنچیں۔

وہاں کے طویل مبارحے اور مناظرے کے بعد وہ ایک ایسے آئین پر متفق ہو گئے جو دنیا کے بہترین آئینوں میں سے ایک تھا۔ اس آئین نے اپنے شہریوں کو اتنے وسیع حقوق عطا کئے جو کسی بھی ملک کے شہریوں کو حاصل ہیں۔ ان سب نے مل کر فیصلہ کیا، کہ مسائل کے حل کی تلاش میں، کسی کو بھی خارج نہ کی جائے۔ کسی کے ساتھ بھی تحریر آمیز برداونہ ہو۔ وہ اس بات پر بھی متفق تھے کہ ہر شخص کو مسائل کے حل کا ایک حصہ بنایا جائے، انہوں نے ماضی میں چاہے جو کچھ کیا ہو، یا کسی بھی عمل کی نمائندگی کی ہو۔ جنوبی افریقہ کے آئین کا تمہید یہ اسی مرکزی خیال کا خلاصہ کرتا ہے۔

جنوبی افریقہ کے آئین سے پوری دنیا کو تحریک ملتی ہے۔

ایک ایسی ریاست جس کو بھی حالیہ زمانے میں سب سے زیادہ غیر جمہوری کہہ کر اس کی ملامت اور نمذمت کی جاتی تھی، آج اس کو جمہوریت کا ایک ماؤں تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس تبدیلی کو جس چیز نے ممکن بنایا وہ تھا ایک ساتھ مل کر کام کرنے کا جنوبی افریقہ کے لوگوں کا پختہ ارادہ اور اس قوس و قزح والی قوم کو مضبوطی سے جوڑ کر اس کی کایا پلٹ کرنا۔ جنوبی افریقہ کے آئین پر بولتے ہوئے نیشن منڈیا نے کہا تھا:

”جنوبی افریقہ کا آئین ماضی اور مستقبل دونوں کی کھانی ہے۔ ایک طرف تو یہ ایک ایسا باضابطہ معاهدہ ہے جس میں ہم جنوبی افریقہ کے باشندے اپنے نسل پرست، ظالم اور جبری ماضی کو دھرانے کی اجازت کبھی نہیں دیں گے۔ لیکن یہ اس سے بھی کچھ زیادہ ہی ہے۔ یہ ہمارے لیے ایک ایسے ملک کی کایا پلٹ کے لیے ایک منشور بھی ہے جس میں اُس کے تمام لوگوں کی شراکت اور حصہ داری ہو۔ ایک ایسا ملک جو مکمل طور سے ہم سب کا ہو، جس میں کالے اور گورے، عورتیں اور مرد سبھی شامل ہوں۔“

دستبردار نہ ہوں گے، خیر و بہلائی پر ایک ایسا یقین

جس کو وہ پروان چڑھاتے ہیں، یہ ہے انسانوں پر

بھروسہ جو ہماری جمہوریت کا مرکزی خیال ہے۔“

نئی جمہوری جنوبی افریقہ کے ابھرنے کے بعد، کالے

لیڈروں نے اپنے ساتھی کالے باشندوں سے گروں کے

اُن مظالم کو معاف کرنے کی درخواست کی جو انہوں نے

اپنے دورِ اقتدار میں ڈھائے تھے۔ انہوں نے کہا کہ

آئیے، ہم ایک ایسے نئے جنوبی افریقہ کی تعمیر کریں جس کی

بنیاد تماں نسلوں اور مردوں اور عورتوں کی مساوات پر قائم ہو

اور جہاں جمہوری اقدار، سماجی انصاف اور انسانی حقوق کا

احترام ہو۔ وہ پارٹی جس نے جور و ستم اور بیدارانہ قتل و

غارت گری کے ذریعے حکومت کی، اور وہ پارٹی جس نے

یہ شیبھے آج کے جنوبی افریقہ کی

زندگی کو ظاہر کرتی ہے۔ جنوبی

افریقہ کے باشندے خود کو

”رین بینشن“ (توس و قرخ

والی قوم) کہتے ہیں۔ کیا آپ

اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایسا کیوں ہے؟



کیا آزادی کے لیے جنوبی افریقہ کی جدوجہد کی کہانی آپ کو ہندوستانی قومی تحریک کی یادداشتی ہے؟ مندرجہ ذیل نکات پر دونوں کے درمیان یکساں یتوں اور غیر یکساں یتوں کی ایک لست بنائیے۔

- نوآبادیانی نظام (استعمار پسندی) کی نوجیت۔
- مختلف فرقوں کے درمیان فرق۔
- لیڈر شپ: گاندھی/منڈلیا۔
- وہ پارٹی جس نے جدوجہد کی رہنمائی کی: افریقی یونیشن کا نگریں/ انڈین یونیشن کا نگریں۔
- جدوجہد کا طریقہ۔



## 3.2 ہم کو آئین کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟ (WHY DO WE NEED A CONSTITUTION?)

جنوبی افریقہ کی مثال یہ سمجھنے کا ایک اچھا طریقہ ہے کہ ہم کو آئین کی ضرورت کیوں ہوتی ہے اور آئین کا کیا کام ہوتا ہے۔ اس جمہوریت کے اندر ظالم اور مظلوم دونوں مساوی حیثیت سے ایک ساتھ مل کر رہنے کا منصوبہ ہمارا ہے تھے۔

اس صورت میں اعتماد قائم کرنے اور اسے برقرار رکھنے کا صرف ایک ہی طریقہ تھا کہ اس سیاسی کھیل کے اصولوں کو بسط تحریر میں لایا جائے تاکہ ہر شخص ان پر قائم رہے۔ ان اصولوں میں یہ لکھا ہے کہ مستقبل میں حکمران کس طرح چنے جائیں گے۔ یہ اصول اس بات کو بھی طے کرتے تھے کہ منتخبہ حکومتوں کو کیا کچھ کرنے کا اختیار ہوگا اور وہ کیا نہیں کر سکتے۔ آخر میں یہ اصول شہریوں کے حقوق معین کرتے تھے۔ اس کے برعکس گوری اقلیت اپنی مراعات اور جائیداد کا تحفظ چاہتی تھی۔ کالی اکثریت اس بات کی مکمل یقین دہانی کرنا چاہتی تھی کہ اکثریت حکومت کے جمہوری اصول پر سمجھوتہ ممکن نہ تھا۔ وہ کافی سماجی اور معاشری حقوق چاہتے ہیں۔ یہ اصول کا رگر اُسی صورت میں ہوں گے جب فاتح ان کو اپسانی بدل نہ سکے۔ یہی وہ کام تھا جو جنوبی افریقہ کے باشندوں نے انجام دیا۔ وہ چند بندی اصولوں پر راضی ہو گئے۔ وہ اس بات پر راضی ہوئے کہ یہ اصول اس درجہ اعلیٰ اور برتر ہوں گے کہ کوئی بھی حکومت انہیں نظر انداز نہیں کرے گی۔ بنیادی اصولوں کا یہ مجموعہ آئین کھلاتا ہے۔

آئین سازی کا کام صرف جنوبی افریقہ سے ہی وابستہ نہیں ہے۔ ہر ملک میں لوگوں کے مختلف گروپ ہوتے ہیں۔ ان میں آپسی تعلقات اس درجہ پرے نہیں ہو سکتے جیسے کہ جنوبی افریقہ میں کالوں اور گوروں کے درمیان رہے تھے۔ لیکن پوری دنیا کے ممالک کے لوگوں کا لے اس بات پر راضی ہوئے کہ اکثریت حکومت مطلق العنوان نہیں ہوگی۔ انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ اکثریت گوروں کی جائیداد پر قضا نہیں کرے گی۔ یہ سمجھوتہ آسان نہیں تھا۔ اب اس سمجھوتے کا نفاذ کس طرح ہونا تھا؟ چاہے دونوں پارٹیوں نے ایک دوسرے پر بھروسہ کر لیا

ہیں) اور ساتھ ہی لوگوں اور حکومت کے درمیان آپسی تعلقات کو طے کرتا ہے۔ آئین کئی کام کرتا ہے۔

■ (1) یہ ہر سے اور ریاست کا ایک ایسا معیار پیدا کرتا ہے جو مختلف لوگوں کے ایک ساتھ رہنے کے لیے ضروری ہے؛

■ (2) یہ اس کی وضاحت کرتا ہے کہ حکومت کس طرح بنائی جائے گی۔ اور کون سے فصلے کرنے کے لیے کس کو اختیار ہوگا؛

■ (3) یہ حکومت کے اختیارات پر قائم حد بندیوں کو ضبط تحریر میں لاتا ہے اور بتاتا ہے کہ شہریوں کے کیا حقوق ہیں؛

■ (4) یہ ایک اچھے سماج کی تعمیر کے بارے میں لوگوں کی آرزوؤں اور تمناؤں کو ظاہر کرتا ہے۔

وہ تمام ممالک جن کے پاس آئین ہیں، ضروری نہیں کہ وہ جمہوری بھی ہوں۔ لیکن وہ تمام ممالک جو جمہوری ہوتے ہیں، ان میں آئین ضرور ہوتے ہیں۔ برطانیہ عظمی کے خلاف آزادی کی جنگ کے بعد، امریکنوں نے اپنے لیے آئین بنایا۔ انقلاب کے بعد، فرانسیسیوں نے جمہوری آئین منظور کیا۔ اُس وقت سے تمام جمہوریوں کے اندر تحریری آئین ہونے کا رواج چلا آ رہا ہے۔

میں خیالات اور مفادات میں فرق ملتے ہیں۔ چاہے کوئی ملک جمہوری ہو یا نہ ہو، دنیا کے زیادہ تممالک کو ایسے بنیادی اصولوں کی ضرورت پیش آتی ہے، یہ بات صرف حکمرانوں پر ہی صادق نہیں آتی۔ کسی بھی انجمن کو آئین کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ چاہے آپ کے علاقے میں کوئی کلب ہو، ایک کوآپریٹیو سوسائٹی ہو اور چاہے کوئی سیاسی پارٹی ہو۔ ان سب کو آئین کی ضرورت ہوتی ہے۔

### سرگرمی



اپنے علاقے کے کسی کلب یا کوآپریٹیو سوسائٹی یا یونین یا سیاسی پارٹی کے دفتر میں جائے۔ ان کے اصولوں کی کتاب کی ایک کاپی (اس کو اکثر انجمن کے ضابطے کہا جاتا ہے) طلب کیجئے اور اس کو پڑھئے۔ کیا یہ ضابطے جمہوریت کے اصولوں کے مطابق ہیں؟ کیا یہ بلاغیریت کسی بھی شخص کو اپنا ممبر بناتے ہیں؟



یہ بات منعفانہ نہیں ہے۔ اگر تمام بنیادی فیصلے پہلے ہی کئے جا چکے تھے تو پھر منشور ساز اسمبلی بنانے کی ضرورت کیا تھی؟

### 3.3 ہندوستانی آئین کی تخلیل

#### (MAKING OF THE INDIAN CONSTITUTION)

سرحد کے دونوں جانب، تقسیم سے جڑے تشدد میں کم سے کم دس لاکھ لوگ مارے گئے۔ یہاں ایک دوسرا مسئلہ بھی موجود تھا۔ انگریزوں نے دیسی رجواؤں کے حکمرانوں کو یہ فیصلہ کرنے کی آزادی دی تھی کہ وہ ہندوستان یا پاکستان کے ساتھ الحاق کر سکتے تھے یا پھر آزاد رہ سکتے تھے۔ ان دیسی رجواؤں (ریاستوں کے راجا اور نواب) کا الحاق ایک مشکل اور غیر یقینی کام تھا۔ جس وقت آئین لکھا جا رہا تھا، ملک کا مستقبل اس درجہ محفوظ دکھائی

جنوبی افریقہ کی طرح ہندوستان کے آئین کا مسودہ بھی مشکل حالات میں تیار کیا گیا۔ ہندوستان جیسے وسیع اور تنوع سے بھرے ملک کے لیے آئین بنانے کا کام آسان نہیں تھا۔ اُس وقت ہندوستان کے لوگوں کی حیثیت رعایا سے شہری میں منتقل ہو رہی تھی۔ ملک مذہبی اختلافات کی بنیاد پر تقسیم سے گزر کر وجود میں آ رہا تھا۔ یہ ہندوستان اور پاکستان کے لوگوں کے لیے ایک تکلیف دہ تجربہ تھا۔

### آئینی وضع



**ولیجہ جہائی حجاویر بھائی پٹیل**  
**(1875-1950) پیدائش گجرات،**  
 عبوری حکومت میں وزیر دا خل،  
 معلومات اور نشریات۔ بردولی  
 کسان سنبھالگر کے کمیل اور رہنماء،  
 دلیک ریاستوں کے ہندوستان کے  
 ساتھ الحال میں اہم کردار بھایا بعد  
 میں نائب وزیر اعظم۔



**ابوالکلام آزاد**  
**(1888-1958) پیدائش، سعودی عربیہ ماہر تعلیم،**  
 مصنف اور عالم دین، عربی کے عالم،  
 کانگریس رہنماؤ می تحریک میں  
 سر کرم کارکن، مسلمانوں کی علیحدگی  
 پسندان سیاست کی خلافت کی، بعد  
 میں پہلی مرکزی کابینہ میں وزیر تعلیم۔



**ٹی۔ٹی۔ کرشنا چاری**  
**(1899-1974) پیدائش تامل نادو، مسودہ ساز کمیٹی**  
 کے عہد، کار انداز اور کانگریس لیڈر،  
 بعد میں مرکزی کابینہ میں وزیر خزانہ

ہندوستان کا آئین کیسا ہونا چاہئے۔ ان دونوں دستاویزات نے آزاد ہندوستان کے آئین میں عالمگیر بالغ رائے دہندگی، آزادی اور مساوات کے حق اور اقیتوں کے حقوق کے تحفظ کے حق کو شامل کرنے کا عہد کر رکھا تھا۔ اس طرح آئین ساز اسمبلی کی نشست سے کافی پہلے آئین پر کارروائی کرنے کے لیے تمام لیڈروں نے بنیادی اقدام کو تسلیم کر لیا تھا۔

نوآبادیاتی زمانے کے سیاسی اداروں کے علم نے بھی اداراتی تشکیل کے لیے رضامندی پیدا کرنے میں مدد کی۔ انگریزی حکومت نے ووٹ کا حق صرف چند ہی لوگوں کو دیا تھا، اُس بنیاد پر انگریزوں نے ایک کمزور مقتضی کی شروعات کی تھی۔ 1937 میں صوبائی دستور ساز اسمبلیوں کے لیے انتخابات کرانے گئے تھے اور پورے بریش انڈیا میں وزارتوں کا قائم کیا گیا تھا۔ یہ حکومتیں مکمل طور سے جمہوری نہیں تھیں۔ لیکن قانون ساز اداروں کے طریقہ کار میں ہندوستانیوں کو حاصل تجربہ اپنے اداروں کے قیام اور ان میں کام کرنا ملک کے لیے کافی فائدہ مند ثابت ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستانی آئین میں نوآبادیاتی قوانین سے بہت سی اداراتی تفصیلات اور طریق کار اختیار کیا گیا جن میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 اس کی ایک مثال ہے۔

آئین کے فریم ورک پر کئی سال کی غور و فکر ایک بہتر تجربہ ثابت ہوا۔ دوسرے ممالک سے معلومات حاصل کر کے ہمارے لیڈروں کو اعتماد ہوا لیکن اپنی شرائط اور حالات کو مد نظر رکھا گیا۔ ہمارے متعدد لیڈروں کو فرانسیسی انقلاب، برطانیہ کے اندر پارلیمانی جمہوریت کے رواج اور ریاستہائے متحدہ میں حقوق کے بل سے تحریک ملی۔ سماجی اور معاشری مساوات پر بنی نظام کی تشکیل کے بارے میں غور کرنے کے لیے روس کے اندر آئے سو شلسٹ انقلاب

نہیں دے رہا تھا جتنا کہ آج ہے۔ آئین کے بنانے والوں کے ذہن میں ملک کے حال اور مستقبل کے بارے میں اضطراب اور بے چینی کا عالم طاری تھا۔

## سرگرمی



اپنے علاقے میں دادا/ نانا یا دوسرے بزرگوں سے بات کیجئے اُن سے پوچھئے کہ کیا اُن کو تقسیم یا آزادی یا آئین بنانے کا زمانہ یاد ہے۔ اُس وقت ملک کے بارے میں اُن کے کیا خوف اور اُمیدیں تھیں؟ ان پر کلاس میں بحث کیجئے۔

## آئین سازی کا راستہ

(The path to Constitution)

ان تمام دشواریوں کے باوجودو، ہندوستانی آئین بنانے والوں کو ایک سہولیت بھی حاصل تھی، جنوبی افریقہ سے بالکل الگ، ان کو کسی ایسے اجماع کی ضرورت نہ تھی کہ ہندوستانی جمہوریت کی نوعیت کیا ہوئی چاہئے۔ زیادہ تر ایسا اجماع (اتفاق رائے) آزادی کی جدوجہد کے دوران فروغ پا چکا تھا۔ ہماری آزادی کی جدوجہد صرف غیر ملکی حکمرانی کے خلاف نہ تھی بلکہ یہ ملک کو نئے سرے سے طاقتوں بنانے اور سماج اور سیاست کی کاپیلپٹ کے لیے بھی ایک جدوجہد تھی۔ آزادی کے بعد ہندوستان کوں سا راستہ اختیار کرے، اس سلسلے میں بھی آزادی کی جدوجہد کے دوران خیالات میں گھرے اختلافات موجود تھے۔ یہ اختلافات آج بھی موجود ہیں۔ ان تمام اختلافات کے باوجود تقریباً ہر شخص نے چند بنیادی نظریات کو تسلیم کیا تھا۔

آزادی سے بہت پہلے، 1928 میں موئی لعل نہرو اور آٹھ دوسرے کانگریسی ممبران نے ہندوستان کے لیے آئین کا ایک مسودہ تیار کیا تھا۔ انہیں نیشنل کانگریس کے 1931 میں ہوئے کراچی اجلاس میں یہ بحث آئی تھی کہ

قبول کیا لیکن یہ 26 جنوری 1950 کو نافذ ہوا۔ اسی دن کی یاد میں ہم ہر سال 26 جنوری کو یوم جمہوریہ کی حیثیت سے مناتے ہیں۔

چچا سال سے بھی زیادہ عرصے پہلے دوسرا ساز اسمبلی کے بناءٰ ہوئے اس آئینے کو ہم کیوں تسلیم کریں؟ ہم اس کی ایک وجہ تو پہلے ہی سمجھ چکے ہیں۔ آئین میں صرف اُس کے ممبران کے نظریات ہی ظاہر نہیں کئے گئے ہیں۔ یہ اپنے وقت کے ایک وسیع اجماع کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ دنیا کے پیشتر ممالک کو اپنا آئین دوبارہ اس وجہ سے لکھا ہوا کیونکہ اہم سماجی گروپوں یا سیاسی پارٹیوں نے اس کو تسلیم نہیں کیا تھا۔ دنیا میں چند ممالک ایسے بھی تھے جہاں آئین صرف کاغذ کا ایک مکمل ابن کر رہ گیا ہے۔ حقیقت میں اس پر عمل کوئی نہیں کرتا۔ لیکن ہمارے آئین کا تجربہ بالکل جدا گانہ ہے۔ سابقہ آدمی صدی سے کئی گروپ آئین کی چند شرائط پر سوال اٹھا رہے ہیں۔ لیکن آج تک کوئی بھی ایسا بڑا سماجی گروپ یا سیاسی پارٹی سامنے نہیں آئی جس نے خود آئین کے جواز پر سوال اٹھایا ہو۔ کسی بھی آئین کے لیے ایک غیر معمولی کامیابی ہے۔

آئین کو تسلیم کرنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ دستور ساز اسمبلی ہندوستان کے لوگوں کی نمائندگی کرتی تھی۔ اُس وقت عالمگیر بالغ رائے دہندگی کا حق موجود نہیں تھا۔ اس لیے دستور ساز اسمبلی کو ہندوستان کے تمام لوگ براہ راست نہیں چن سکتے تھے اس کا انتخاب خاص طور سے اُس وقت کی اُن صوبائی دستور ساز اسمبلیوں نے کیا تھا جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔ اس صورت حال نے ملک کے تمام حصوں سے آئے ممبران کی ایک منصفانہ جغرافیائی حصہ داری کو یقینی بنایا۔ اسمبلی پر انڈین نیشنل کانگریس کا تسلط تھا جو ایک ایسی پارٹی تھی جس نے ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد کی رہنمائی کی تھی۔ لیکن خود کانگریس

سے متعدد ہندوستانیوں کو تحریک حاصل ہوئی۔ ان تمام تجربات کے باوجود وہ دوسروں کی صرف نقل نہیں کر رہے تھے۔ ہر مرحلے پر وہ یہ سوچتے تھے کہ آیا یہ بتیں ہمارے ملک کے لیے موزوں ہیں۔ یہ وہ تمام عوامل تھے جنہوں نے ہمارے آئین کی تشكیل میں مدد کی۔



Rahiuddin Roprasad  
(1884-1963)

**دستور ساز اسمبلی** (The Constituent Assembly)  
تو پھر وہ کون لوگ تھے جنہوں نے ہندوستانی آئین بنایا؟  
بیہاں آپ کو ان چند لیڈر ان کا ایک مختصر ساختا کہ ملے گا جنہوں نے آئین سازی میں اہم کردار نبھایا تھا۔

پیدائش بہار، دستور ساز اسمبلی کے چیئرمین، وکیل چمپارن سنتاگرہ میں اپنے کردار کے لیے مشہور، کانگریس کے تین بار صدر بنے، بعد میں ہندوستان کے پہلے صدر کے عہدے پر فائز ہوئے۔

## سرگرمی



Haji Pal Singh  
(1903-1970)

اپنی ریاست یا خطے کے کسی بھی ایسے دستور ساز اسمبلی کے ممبر کے بارے میں معلومات حاصل کیجئے جس کا بیہاں ذکر نہیں ہوا ہے۔ اس لیڈر کی تصویریں کیجئے یا اُس کا خاکہ بنائیے۔ جو طرز بیہاں استعمال ہوا ہے اُسی کے مطابق اُس پر محض نوٹ لکھئے: نام (پیدائش کا سال / موت کا سال)، جائے پیدائش (حالیہ سیاسی سرحدوں کے مطابق)، سیاسی سرگرمیوں کا مختصر حال، دستور ساز اسمبلی کے بعد ان کا کردار۔



Aitchisi Mukherjee  
(1887-1956)

دستاویز کی مسودہ نویسی جس کو آئین کہا جاتا ہے اسے منتخب نمائندوں کی ایک اسمبلی کے ذریعہ انجام دیا گیا تھا۔ اسے دستور ساز اسمبلی کہا جاتا ہے۔ دستور ساز اسمبلی کے لیے انتخابات 1946 میں کرائے گئے تھے۔ اُس کا پہلا اجلاس 26 نومبر 1946 میں ہوا۔ اس کے فوراً بعد ملک ہندوستان اور پاکستان نام کے دو ممالک میں تقسیم کیا گیا۔ دستور ساز اسمبلی بھی، ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی اور پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں تقسیم ہو گئی۔ اُس دستور ساز اسمبلی جس نے ہندوستانی آئین تحریر کیا، 299 ممبران پر مشتمل تھی۔ اس اسمبلی نے 26 نومبر 1949 کو آئین

پیدائش بنگال، دستور ساز اسمبلی کے نائب چیئرمین، معروف مصنف اور ماہر تعلیم، کانگریس لیڈر، کل ہندوستانی نوبل اور بنگال دستور ساز اسمبلی کے ممبر، بعد میں مغربی بنگال کے گورنر بنے۔



بی۔ درگا بائی دلیش کھو

(1909-1981)

پیدائش آنحضر پرنسپل، وکیل اور عورتوں کی نجات کے لیے عوامی کا رکن، کانگریس لیڈر، بعد میں مرکزی سماجی فلاحی پورڈ کے چیئر پرنس کے بانی۔

ڈاکٹر بی۔ آر۔ امبدیکر کی صدارت میں مباحثے کے لیے آئین کا ایک **سودہ** تیار کیا۔ آئین کے اس مسودے پر تفصیلی بحث کے لیے کئی نشستیں ہوئیں۔ اس کے اندر دو ہزار سے زیادہ تراجمیں پر غور کیا گیا۔ مبران نے تین سال کی مدت میں 114 دن تک کارروائیاں کیں۔ مسودہ ساز کمیٹی کے سامنے پیش پر دستاویز اور دستور ساز اسمبلی میں بولا گیا ہر لفظ ضبط تحریر میں لا کر محفوظ کیا گیا۔ ان کو دستور ساز اسمبلی کے مناظرے (ڈبیٹ) کہا جاتا ہے۔

جب ان سے چھاپا گیا تو ان کی 12 فتحیں جلدیں تیار ہو گئیں۔ یہ مناظرے آئین کی ہر شرط میں پوشیدہ استدلال کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان کو آئین کے مطلب کی ترجمانی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

میں مختلف سیاسی گروپ اور خیالات کے لوگ شامل تھے۔ اسمبلی میں متعدد ممبر ایسے بھی تھے جو کانگریس سے متفق نہیں تھے۔ اگر سماجی اصطلاح میں دیکھا جائے، تو اسمبلی مختلف لسانی گروپوں، ذاتوں، طبقات، مذاہب اور پیشوں کے ممبران کی نمائندگی کرتی تھی۔ دستور ساز اسمبلی چاہے علمگیر بالغ رائے دہندگی کی نمایاد پر ہی چنی جاتی، تب بھی اُس کی ترکیب زیادہ مختلف نہ ہوتی۔

آخر میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح سے دستور ساز اسمبلی نے کام کیا وہ طریقہ آئین کو مقدس بنا تا ہے۔ دستور ساز اسمبلی نے باقاعدگی، کشادگی اور اجماع طور سے اپنا کام کیا تھا۔ پہلے چند نمایادی اصولوں پر فصلہ ہوا اور اُس کے بعد اُس پر رضا مندی ہوئی۔ اس کے بعد

ہندوستانی آئین کے بنانے والوں کے بارے میں یہاں ایک طرف کالم میں دی گئی معلومات کو پڑھئے۔ آپ کو اس معلومات کو یاد کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان میں سے درج ذیل بیانات کی حمایت میں صرف مثالیں دیجئے۔

- 1۔ اسمبلی میں متعدد ایسے ممبر تھے جو کانگریس کے ساتھ نہیں تھے۔
- 2۔ اسمبلی مختلف سماجی گروپوں کے ممبران کی نمائندگی کرتی تھی۔
- 3۔ اسمبلی کے ممبران مختلف نظریات میں یقین رکھتے تھے۔

### 3.4 ہندوستانی آئین کی اقدار (GUIDING VALUES OF INDIAN CONSTITUTION)



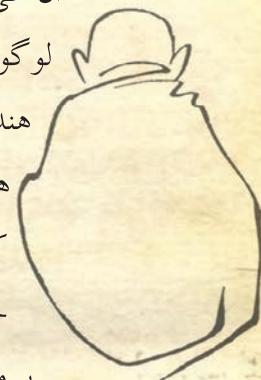
بلدیو سنگھ

(1901-1961)

پیدائش ہریانہ، ایک کامیاب کارانداز، اور پنجابی اسمبلی میں پنتھک اکالی پارٹی کے لیڈر، دستور ساز اسمبلی میں کانگریس کے نامزد ممبر، بعد میں مرکزی کابینہ میں وزیر دفاع۔

اس کتاب میں ہم مختلف موضوعات پر ہندوستانی آئین کے قطبی قواعد کا مطالعہ کریں گے۔ اس مرحلے پر آئیے ہم یہ سمجھتے ہوئے شروع کرتے ہیں کہ ہمارے آئین کا مجموعی فلسفہ کن باتوں کے بارے میں ہے۔ یہ کام ہم دو طرح سے کر سکتے ہیں۔ ہم اپنے آئین پر چند اہم لیڈروں کے نظریات پڑھ کر سمجھ سکتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ پڑھنا بھی ضروری ہے کہ آئین خود اپنی فلاسفی کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ یہی کام آئین کا تمہید یہ کرتا ہے۔ آئیے ہم ان کو آئک ایک کر کے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

میں ایک ایسے آئین کے لیے کوشش کروں گا جو ہندوستان کو غلامی اور سرپرستی سے چھٹکارا دلائے گا... میں ایک ایسے ہندوستان کے لیے کام کروں گا جس میں غریب ترین آدمی بھی یہ محسوس کرے گا کہ یہ اُس کا ملک ہے، جس کے بنانے میں اُن کی آواز کی بھی قیمت ہو گی۔ ایک ایسا ہندوستان جس میں لوگوں کا کوئی اعلیٰ طبقہ اور ادنیٰ طبقہ نہیں ہو گا۔ ایک ایسا ہندوستان جس میں تمام فرقے مل جل کر رہیں گے۔ ایسے ہندوستان میں چھوٹ چھات یا نشہ آور مشروبات اور ادویہ کے عذاب کے لیے کوئی جگہ نہیں ہو گی۔ عورتوں کو وہی حقوق حاصل ہوں گے جو مردوں کو حاصل ہیں اس سے کم پر مجھ کو تسلی نہیں ہو گی۔



**کنھیالال مالک لاشٹی**  
(1887-1971) پیدائش گجرات،  
مورخ اور ماہر لسانیات، کاگنریں  
لیڈر اور گاندھیانی طفیلی کے  
حامی۔ بعد میں مرزا کا بیٹیں میں  
وزیر سوتھن پارٹی کے بانی۔

ڈاکٹر امیڈ کر بھی ہندوستان کے اس خواب میں اختتامی تقریر میں انہوں نے اپنے سروکاروں کو واضح شریک ہوئے جس نے غیر مساوات کی بیخ کنی کی۔ الفاظ میں بیان کیا تھا:  
انہوں نے آئین کے بنانے میں اہم کردار بھایا لیکن آخر میں، آئیے ہم جواہر لعل نہرو کو وہ مشہور تقریر آپ کا اور اک اس سلسلے میں مختلف تھا کہ غیر مساوات کو دیکھیں جو انہوں نے 15 رائٹ 1947 کی صفت کس طرح ہٹایا جائے۔ وہ اکثر مہاتما گاندھی اور اُن کی شب کا گھنٹہ بجھتے ہی دستور ساز اسبلی کے سامنے کی بصیرت سخت تقدیم کرتے تھے۔ دستور ساز اسبلی کی اپنی تھی۔

26 جنوری 1950 کو ہم ایسی زندگی میں داخل ہونے جا رہے ہیں جو تضاد سے بھرپور ہے۔ سیاست میں ہم کو مساوات حاصل ہو گی لیکن سماجی اور معاشی زندگی میں غیر مساوات۔ سیاست میں ہم ایک آدمی ایک ووٹ اور ایک قیمت کے اصول کو تسلیم کریں گے۔ لیکن اپنی سماجی اور معاشی زندگی میں، اپنے سماجی اور معاشی ڈھانچے کو مدنظر رکھ کر، ایک آدمی ایک قیمت کے اصول سے انکار کرتے رہیں گے؟ ہم تک اپنی سماجی اور معاشی زندگی میں مساوات سے انکار کرتے رہیں گے؟ اگر ہم طویل مدت تک اس مساوات سے انکار کرتے رہے، تو پھر ہم اپنی سیاسی جمہوریت کو خطرے میں ڈال دیں گے۔



**بھیم راؤ رام جی امیڈ کر**  
(1891-1956) پیدائش مہاراشٹر،  
مسودہ ساز کمیٹی کے چیئرمین، سماجی  
انقلابی مفکر، ذات پات کی تقسیم اور  
ذات پر مبنی تقسیم کے خلاف احتجاج  
کرنے والے۔ بعد میں آزاد  
ہندوستان میں پہلی کا بینے کے اندر  
وزیر قانون۔ ری پبلیکن پارٹی  
آف انڈیا کے بانی۔



**شیاما پر ساد مکھری جی**  
(1901-1953) پیدائش مغربی  
بھنگل، عبوری حکومت میں امیر سری  
اور سپاٹی کے وزیر، ماہر تعلیم اور  
وکیل، ہندو مہا سماج کے سرگرم کارکن،  
بعد میں بھارتیہ جن ٹکھے کے بانی



**جوہر لعل نہرو**  
(1889-1964) پیدائش

اُتپر دلیش، عبوری حکومت کے وزیر اعظم دلکش اور کانگریسیں ایڈر، اشتراکیت، جمہوریت کے حامی اور استغفار پسندی مخالف۔ بعد میں ہندوستان کے وزیر اعظم



**سرودھنی نائدو**  
(1879-1949) پیدائش

آندر پر دلیش، شاعر، مصنف اور سیاسی کارکن، کانگریسیں کی اوقیان خواتین، بعد میں اُتپر دلیش کی گورنر۔



**سوم ناتھ لہری**  
(1901-1984) پیدائش مغربی بہگال، مصنف اور مدیر، کیونٹ پارٹی آف ائٹیا کے لیڈر، بعد میں مغربی بہگال و سرور سماز اسپلی کے ممبر۔

برسون گزر گئے جب ہم نے اپنی تقدیر سے ملنے کا اقرار کیا تھا، اور اب وہ وقت آن پہنچا جب ہم اپنے عہد کو پورا کریں گے مکمل یا پورے طور پر نہیں معقول حد تک۔ نیم شب کا گھنٹہ بجتے ہی، جب دنیا سو رہی ہو گی، ہندوستان زندگی اور آزادی کے لیے بیدار ہو گا۔ ایسا لمحہ آتا ہے لیکن یہ تاریخ میں کم ہی آتا ہے، جب ہم پرانے زمانے سے نئے زمانے میں قدم رکھتے ہیں، جب ایک دور ختم ہوتا ہے، اور جب کسی قوم کی روح، جس پر مدتیں ظلم ڈھائی گئے تھے، اُس کو بھی بولنے کا موقعہ ملتا ہے۔ یہ موزوں بات ہے کہ اس سنجیدہ موقعہ پر ہم ہندوستان اور اُس کے عوام کی خدمت کے لیے خود کو اور اس سے بھی زیادہ انسانیت کے وسیع تر مفاد میں خود کو وقف کرنے کا عہد کرتے ہیں۔

آزادی اور اقتدار سے ذمہ داریاں بڑھتی ہیں۔ یہ ذمہ داری اس اسمبلی پر عائد ہوتی ہے جو کہ ہندوستان کے مقتدر لوگوں کی نمائندگی کرنے والی مقتدر جماعت ہے۔ آزادی حاصل کرنے سے پہلے ہم نے محنت کی تمام تکالیف برداشت کیں اور ہمارے دل اس غم کی یاد سے بو جھل ہیں۔ ان میں سے چند غم او رپریشنیاں اب بھی جاری ہیں، پھر بھی، ماضی گزر گیا اور اب ہمارے سامنے وہ مستقبل کھڑا ہے جو اب ہم کو آواز دے رہا ہے۔

یہ مستقبل آسانیوں یا آرام کے لیے نہیں ہے، بلکہ مسلسل کوشش ہے، تاکہ ہم اپنے اُس عہد کو پورا کر سکیں جو ہم نے اکثر کیے ہیں اور ایک عہد تو وہ ہے جو ہم آج کریں گے۔ ہندوستان کی خدمت کا مطلب ہے اُن کروڑوں لوگوں کی خدمت جو مصیبت زدہ ہیں۔ اس کا مطلب ہے غربت، لاعلمی، بیماری اور موقع کی غیر مساوات کا اختتام۔ ہر آنکھ کے ہر آنسو کو پوچھنا، ہماری نسل کے عظیم ترین آدمی کی خواہش ہے۔ یہ کام ہماری پہنچ سے بالاتر ہو سکتا ہے، لیکن جب تک آنکھوں میں آنسو اور مصائب ہیں، تب تک ہمارا کام نامکمل رہے گا۔

درج بالا تین حوالے دھیان سے پڑھئے۔

- کیا ان میں کوئی ایسا خیال ظاہر کیا گیا ہے جو ان تینوں میں مشترک ہے؟
- اس مشترک خیال کو ظاہر کرنے کے ان کے طریقوں میں کیا فرق پایا جاتا ہے؟



## آئین کا فلسفہ

(Philosophy of Constitution)

مرتب کئے گے ہیں۔ یہ آئین کی تمام دفعات کی رہنمائی کرتے ہیں۔ آئین کی ابتداء بنیادی اقدار کے ایک مختصر بیان سے ہوتی ہے۔ اس کو آئین کا تمہید یہ کہا جاتا ہے۔ وہ اقدار جس نے آزادی کی تحریک میں روح پھونکی اور اُس کی رہنمائی کی اور اس کے بعد اُس کی پرورش کے امریکن ماؤل سے تحریک پا کر عصری دنیا میں زیادہ تر جذبے نے ہندوستان کی جمہوریت کے لیے ایک بنیاد ممالک اپنے آئین کی ابتداء ایک تمہید یہ سے کرتے فراہم کی۔ یہ اقدار ہندوستانی آئین کے تمہید یہ میں ہیں۔

## ہم ریاست ہائے متحده کے

### عوام

زیادہ بہتر اتحاد پیدا کرنے، انصاف قائم کرنے، گھریلو امن و سکون کی یقین دھانی کرانے، ایک مشترکہ تحفظ مہیا کرنے، عوامی فلاح کو ترقی دینے اور حریت کی نعمتوں اور آنے والی نسلوں کا تحفظ کرنے کے لئے، ریاستہائے متحده امریکہ کے لیے یہ آئین قائم کرنے کا فرمان جاری کرتے ہیں۔

هم جنوبی افریقہ کے عوام اپنے ماضی کی نالنصافیوں کو تسلیم کرتے ہیں، ان لوگوں کا احترام کرتے ہیں جنہوں نے انصاف اور ملک میں آزادی کے لیے تکالیف برداشت کیں، ان لوگوں کا احترام کرتے ہیں جنہوں نے اپنے ملک کی تعمیر و ترقی میں حصہ لیا۔ یقین کرتے ہیں کہ جنوبی افریقہ ان لوگوں کا ملک ہے جو اس میں رہتے ہیں، جو باوجود تنوع کے متحد ہیں۔ اس لیے ہم اپنے آزادانہ منتخب شدہ نمائندوں کے ذریعہ جمہوریت کے ایک اعلیٰ اور برتر قانون کی حیثیت سے اس کو اپناترے ہیں تاکہ ماضی میں ہوئی تقسیموں کا مدوا کریں اور ایک ایسا سماج قائم کریں جو جمہوری اقدار، سماجی انصاف اور بنیادی انسانی حقوق پر مبنی ہو، ایک ایسے جمہوری اور کشادہ سماج کی بنیاد ڈالیں جس میں حکومت لوگوں کی خواہش کے مطابق ہو اور قانون شہری کی مساوی طور سے حفاظت کرے، تمام شہریوں کے معیار زندگی کو بلند رکھے اور ہر شخص کی صلاحیت کو آزادانہ طور سے استعمال کرنے کا موقعہ دے اور ایک متحدة اور جمہوری افریقہ کی تعمیر کرے جو اقوام کی فیملی میں ایک مقتدر ریاست کی حیثیت سے اپنا جائز مقام حاصل کر سکے۔ خدا ہمارے عوام کی حفاظت کرے۔

## ہم ہندوستان کے لوگ ہیں

آئین لوگوں کے  
نمائندوں کے ذریعہ بنایا گیا  
ہے اور وضع کیا گیا ہے جس کو  
آنہیں کسی بادشاہ یا خارجی  
طااقت نے نہیں دیا۔

## مقدار

عوام کو داخل اور خارجی معاملات  
میں فیصلہ کرنے کے حق کے  
اعلیٰ حقوق حاصل ہیں۔ کوئی بھی  
خارجی طاقت حکومت ہند کو  
احکامات نہیں دے سکتی۔

## سوشلسٹ

دولت سماجی طور سے پیدا کی  
جائی ہے اور اس پر سماج کی  
مساویانہ حصہ داری ہے۔  
حکومت کو سماجی۔ معاشی غیر  
مساویات کو گھٹانے کے لیے  
ز میں اور صنعت کی ملکیت کو  
باضابطہ بنانا چاہئے۔

## سیکولر (غیر مذہبی)

شہریوں کو کسی بھی مذہب پر  
عمل کرنے کی پوری آزادی  
ہے۔ لیکن کوئی سرکاری مذہبی  
نہیں ہے۔ حکومت تمام مذہبی  
عقائد اور رواجوں کا احترام  
مساویانہ طور سے کرتی ہے۔

## جمهوری

ایک ایسی طرزِ حکومت  
جہاں لوگوں کو برابر کے سیاسی  
حقوق حاصل ہیں۔ لوگ اپنے  
حکمرانوں کا انتخاب کرتے ہیں  
جن کو وہ جواب دہ ہوتے ہیں۔

آئیے ہم اپنے آئین کے تمهید یہ کو دھیان سے پڑھیں اور اس کے ہر اہم لفظ کے مطلب کو سمجھیں۔

ہمارے آئین کا تمهید یہ جمہوریت پر کہی گئی ایک نظم کی طرح لگتا ہے۔ اس میں وہ تمام فلسفہ موجود ہے جس پر پورا آئین بتایا گیا ہے۔ یہ ایک ایسا معيار مہیا کرتا ہے جو کسی بھی قانون اور حکومت کے عمل کا جائزہ لیتا ہے اور اس کی جانچ کرتا ہے، جس سے یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ آیا وہ عمل صحیح ہے یا غلط۔ یہ ہندوستانی آئین کی روح ہے۔

## النصاف

شہریوں کے درمیان ذات،  
مذہب اور صنف کی بنیاد پر  
تفريق روانہ نہیں رکھی جاتی۔  
سماجی غیر مساوات کو کم کرتا  
ہے حکومت کو سب کی فلاح  
کے لیے کم کرنا چاہئے، خاص  
طور سے غیر مراعات یافتہ  
طبقات کے لئے۔

## آزادی (حریت)

شہریوں پر کوئی غیر مغل  
پابندیاں عائد نہیں ہیں کہ وہ  
کس طرح سوچتے ہیں، وہ  
اپنے خیالات کا اظہار کس  
طرح کرنا چاہتے ہیں، یا وہ  
اپنے کسی بھی مل کو اختیار  
کرنے میں کوئی بھی راستہ  
اختیار کرنا چاہتے ہیں۔

## مساویات

قانون کی نظر میں سب برابر  
ہیں رواجی سماجی غیر مساوات  
کو ختم کرنا ہے۔ حکومت کو  
سب کے لیے مساوی موقع  
کی یقین دہانی کرنی چاہئے۔

## اخوتوں

ہم سب کو اس طرح بتاؤ کرنا  
چاہئے جیسے ہم ایک ہی نیلی  
کے مگر ان ہوں۔ کسی کو بھی  
اپنے سماجی شہری کو کم تر نہیں  
سمجھنا چاہئے۔

## ہم بھارت کے عوام متنانت و سنجیدگی سے عزم

کرتے ہیں کہ بھارت کو ایک

## مقدار، سماج و ادی، غیر مذہبی

### عوامی جمہوریہ

بنا آئین اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں:

### النصاف سماجی، معاشری اور سیاسی

### آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

## مساویات بے اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوتوں کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد  
اور سالمیت کا تيقن ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھپیں نومبر 1949 کو یہ

آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور

اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔



تمہیدیوں کا موازنہ ریاستہائے متحدہ امریکہ، ہندوستان اور جنوبی افریقہ سے کیجئے۔

- ان خیالات کی ایک فہرست بنائیے جو ان تینوں میں مشترک ہیں۔
- ان کے اندر موجود کم سے کم ایک فرق کو نوٹ کیجئے۔
- ان تینوں میں کون سا تمہید یہ ماضی کا حوالہ دیتا ہے۔
- ان میں سے کون سا خدا سے انتباہیں کرتا۔

### اداراتی اوضاع (Institutional designs)

کو سمجھنا بڑا مشکل ہوگا۔ اس کے باوجود اس کی بنیادی آئینی اقدار اور فلسفے کا صرف ایک بیان ہی نہیں ہوتا جیسا کہ ہم نے اوپر دیکھا تھا کہ آئین خاص طور سے ان اقدار کو اداراتی انتظامات میں ایک مجسم شکل دینے کے بارے میں ہے۔ زیادہ تر یہ دستاویز جو ہندوستان کا آئین کہلاتا ہے، ان ہی انتظامات کے بارے میں ہے۔ یہ ایک بڑی طویل اور تفصیلی دستاویز ہے۔ اس لیے اس کو تاریخ جاریہ تک قابل قبول رکھنے کے باقاعدگی سے ترمیم کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جن لوگوں نے آئین کی تشكیل کی تھی، انہوں نے محسوس کر لیا تھا کہ یہ لوگوں کی تمناؤں اور سماج میں آئی تبدلیوں کے مطابق ہونے چاہئے۔ وہ اس کو ایک مقدس، ساکت اور یک طرف قانون کی شکل میں نہیں دیکھتے تھے۔ اس لئے، انہوں نے وقتاً فوقاً تبدلیوں کو شامل کرنے کے لیے شرائط بنا دیں۔ یہ تبدلیاں آئینی ترمیمات کہلاتی ہیں۔ ہمارا آئین اداراتی انتظامات کو بالکل قانونی زبان میں بیان کرتا ہے۔ اگر آپ آئین کو پہلی بار پڑھیں تو اس ہوں گے۔

**نسلی امتیاز:** سیاہ فام لوگوں کے خلاف 1948 اور 1989 کے درمیان جنوبی افریقہ کی حکومت کی اختیار کردہ نسلی عیحدگی اور خراب برداشت کی سرکاری پالیسی۔



**شق (کلاز):** کسی دستاویز کا ایک مخصوص سیکشن۔

**دستور ساز اسمبلی:** لوگوں کے نمائندوں کی ایک ایسی مجلس جو کسی ملک کے لیے آئین لکھتی ہے۔

**آئین:** کسی ملک کا ایک ایسا برتر قانون جس میں کسی ملک کے اندر سیاست اور سماج کا نظام چلانے کے بنیادی اصول تحریر ہوتے ہیں۔

**آئینی ترمیم:** کسی ملک میں موجود ایک اعلیٰ دستور ساز جماعت کے ذریعہ آئین میں کی گئی تبدیلی۔

**مسودہ:** کسی قانونی دستاویز کا ابتدائی بیان۔

**فلسفہ (فلسفی):** کسی شخص کے خیال اور اعمال کو ظاہر کرنے والے سب سے اہم بنیادی اصول۔

**تمہیدیہ:** کسی آئین کے اندر موجود ایک ایسا تعارفی بیان جو آئین کی وجوہات اور رہنمائی کرنے والی اقدار کو واضح کرتا ہے۔

**بغاؤت (سازش):** کسی ریاست کی حکومت کو اکھڑ پھینکنے کی غیر قانونی حرکت کا اس ریاست کے لیے خلاف ورزی کرنے

والے پروفاداری کی پابندی عائد ہوتی ہے۔

**ملقات (Tryst):** باہم یک جا ہونا یا ملنے کے ایک ایسی جگہ جہاں ملنے کے لیے کوئی راضی ہو۔

1 یہاں چند غلط بیانات دیئے جا رہے ہیں۔ ہر معاملے میں غلطی کی شناخت کیجئے اور اس باب میں جو پڑھا ہے اس کی بنیاد پر ان بیانات کو درست کیجئے۔

a آزادی کی تحریک سے وابستہ رہنماؤں کا ذہن اس بارے میں کشادہ تھا کہ آزادی کے بعد ملک جمہوری ہونا چاہئے یا نہیں۔

b ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی کے ممبر ان آئین کی تمام شرائط پر ایک ہی نظر یہ رکھتے تھے۔

c ایک ایسا ملک جس کے پاس آئین ہو، اُسے جمہوری ضرور ہونا چاہئے۔

d آئین میں ترمیم نہیں کی جاسکتی کیونکہ یہ کسی ملک کا ایک اعلیٰ قانون ہوتا ہے۔

2 جنوبی افریقہ میں ایک جمہوری آئین کے بنانے میں ان میں سے کون سا تصادم سب سے زیادہ نمایاں تھا۔

a جنوبی افریقہ اور اس کے پڑوی ممالک کے درمیان۔

b مردوں اور عروتوں کے درمیان۔

c گوری اکثریت اور کالی اقلیت کے درمیان۔

d رنگدار اقلیت اور کالی اکثریت کے درمیان۔

3 ان میں سے وہ کون سا اہتمام ہے جو ایک جمہوری آئین میں نہیں رکھا جاتا۔

a ریاست کے سربراہ کے اختیارات۔

b ریاست کے سربراہ کا نام۔

c مقتنہ کے اختیارات۔

d ملک کا نام۔

آئین سازی کے کردار میں درج ذیل رہنماؤں کا مalan کیجیے۔

- 4 آئین سازی کے کردار میں درج ذیل رہنماؤں کا مalan کیجیے۔
- a موئی لعل نہرو i دستور ساز اسمبلی کے صدر
  - b بی۔ آر۔ امپریڈ کر ii دستور ساز اسمبلی کے ممبر
  - c راجحیند ر پرشاد iii مسوودہ کمیٹی کے چیئرمین
  - d سروجتی نائیدو iv 1928 میں ہندوستان کے لیے آئین تیار کیا۔

نہرو کی تقریریکا اقتباس ”تقدیر سے ملاقات“، دوبارہ پڑھیجئے اور درج ذیل جواب دیجئے۔

- 5 نہرو نے یہ جزو جملہ ”مکمل طور سے یا پورے طور سے نہیں“ اپنے پہلے جملے میں کیوں استعمال کیا؟  
a آپ ہندوستانی آئین بنانے والوں سے کیا عہد لینا چاہتے ہیں؟  
b ”هر آنکھ سے ہر آنسو کو پوچھنا ہماری نسل کے عظیم ترین آدمی کی خواہش ہے۔“ ان کا اشارہ کس کی جانب تھا؟

6 یہاں آئین کی چند رہنمائی کرنے والی اقدار اور ان کا مطلب دیا جا رہا ہے۔ ان کو مناسب طرح سے ملا کر دوبارہ لکھئے۔

- i حکومت کسی بھی مذہب کی طرفداری نہیں کرے گی۔ a مقترن
- ii عوام کو فیصلے کرنے کا اعلیٰ حق حاصل ہے۔ b جمہوریہ
- iii ریاست کا سربراہ منتخب ہوتا ہے۔ c انخوٹ
- iv لوگوں کو ہم بھائیوں کی طرح رہنا چاہئے۔ d سیکولر

7 نیپال میں سیاسی صورت حال بتاتے ہوئے آپ کے ایک دوست نے آپ کو خط لکھا ہے۔ بہت سی سیاسی پارٹیاں نیپال میں راجا کی حکومت کی مخالفت کر رہی ہیں۔ ان میں سے چند لوگوں کا کہنا ہے کہ راجا کے دینے ہوئے آئین میں ترمیم کر کے منتخب نمائشوں کو زیادہ اختیارات دیئے جائیں جبکہ دوسرے لوگ ایسے ہیں جو ایک ری پبلکن آئین تیار کرنے کے لیے ایک نئی دستور ساز اسمبلی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس مسئلہ پر اپنی رائے دیتے ہوئے اپنے دوست کو جواب دیجئے۔

8 ہندوستان کو ایک جمہوریت بنانے کے بارے میں یہاں الگ الگ خیالات دینے جا رہے ہیں۔ ان عوامل میں سے ہر ایک کو آپ کتنی اہمیت دیں گے؟

- a ہندوستان میں جمہوریت انگریز حکمرانوں کی دین ہے۔ ہم نے برٹش حکومت کے تحت نمائندہ دستور ساز اداروں کے ساتھ کام کر کے تربیت حاصل کی۔
- b آزادی کی جدوجہد نے نوازدیاتی استحصال اور ہندوستانیوں کو مختلف آراء کے انکار کو چلنگ کیا۔ آزاد ہندوستان جمہوری ملک کے علاوہ کچھ اور نہیں ہو سکتا۔
- c ہم خوش قسمت تھے کہ ہم کو ایسے لیڈر ملے جو جمہوری احساس رکھتے تھے۔ کئی دوسرے نئے آزاد ممالک میں جمہوریت سے انکار ان لیڈروں کے اہم کردار کو بتاتا ہے۔

## مشقیں کتاب ”میرید وومن“ (Married Woman) سے درجہ ذیل اقتباس پڑھئے جو 1912 میں شائع ہوئی تھی۔

’خدا نے عورت کی نوع کو جسمانی اور جذباتی دونوں طور سے نازک اور کمزور بنایا ہے۔ جو بیچاری خود اپنا تحفظ کرنے کی اہل نہیں ہوتی۔ اس لیے یہ تو خدا کی مرضی سے ان کی قسمت میں لکھا ہے کہ وہ مردوں کے تحفظ میں رہیں۔ وہ پوری زندگی کسی باپ، شوہر یا بیٹے کے زیر سایہ زندگی گزاریں۔ اس لیے عورتوں کو ناؤمید نہیں ہونا چاہئے بلکہ ان کو شکر کرنا چاہئے کہ انہوں نے خود کو مرد کی خدمت کے لیے وقف کیا ہے۔‘ کیا آپ کے خیال میں اس اقتباس میں ظاہر کئے گئے خیالات ہمارے آئین کی اقدار کے مطابق ہیں؟ یا یہ آئینی اقدار کے خلاف جاتے ہیں؟

کسی آئین کے بارے میں مندرجہ ذیل بیانات پڑھئے۔ وجوہات بتائیے کہ ان میں سے کون صحیح ہے یا صحیح نہیں ہے۔

a آئین کے اصولوں کی طاقت وہی ہوتی ہے جو کسی بھی دوسرے قانون کی ہوتی ہے۔

b آئین یہ تحریر کرتا ہے کہ حکومت کے مختلف اعضا کی تشکیل کس طرح ہوگی؟

c شہریوں کے حقوق اور حکومت کے اختیارات پر حد بندیاں آئین میں تحریر کی جاتی ہیں۔

d آئین اداروں کے بارے میں ہوتا ہے، نہ کہ اقدار کے بارے میں۔



کسی آئینی ترمیم یا کسی آئینی ترمیم کے مطابعے پر ہوئے مبارحے کے لیے اخبارات پر عمل کیجئے۔ مثال کے طور پر آپ متفہنہ (قانون ساز اداروں) میں عورتوں کے تحفظ کے لیے آئینی ترمیم کے مطالبے کو نظر میں رکھیں۔ کیا کوئی عوامی مناظرہ ہوا تھا؟ ترمیم کی حمایت میں کیا وجوہات پیش کی گئی تھیں؟ مختلف پارٹیوں میں آئینی ترمیم کا کیا رد عمل ہوا؟ کیا آئین میں ترمیم عمل میں آئی؟

